

## خطبہ (۲۳)

## (۲۳) وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ہر شخص کے مقصود میں جو کم یا زیادہ ہوتا ہے، اسے لے کر فرمانِ قضا آسمان سے زمین پر اس طرح اترتے ہیں جس طرح بارش کے قطرات، لہذا اگر کوئی شخص اپنے کسی بھائی کے اہل و مال و نفس میں فراوانی و وسعت پائے تو یہ چیز اس کیلئے کبیدگی خاطر کا سبب نہ بنے۔ جب تک کوئی مرد مسلمان کسی ایسی ذلیل حرکت کا مرتکب نہیں ہوتا کہ جو ظاہر ہو جائے تو اس کے تذکرہ سے اسے آنکھیں نیچی کرنا پڑیں اور جس سے ذلیل آدمیوں کی جرأت بڑھے، وہ اس کامیاب جواری کے مانند ہے جو جوئے کے تیروں کا پانسہ پھینک کر پہلے مرحلے پر ہی ایسی جیت کا متوقع ہوتا ہے جس سے اسے فائدہ حاصل ہو اور پہلے نقصان ہو بھی چکا ہے تو وہ دور ہو جائے۔

اسی طرح وہ مسلمان جو بددیانتی سے پاک دامن ہو، وہ دو اچھائیوں میں سے ایک کا منتظر رہتا ہے: یا اللہ کی طرف سے بلاوا آئے تو اس شکل میں اللہ کے یہاں کی نعمتیں ہی اس کیلئے بہتر ہیں اور یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے (دنیا کی) نعمتیں حاصل ہوں تو اس صورت میں اس کے مال بھی ہے اور اولاد بھی اور پھر اس کا دین اور عزتِ نفس بھی برقرار ہے۔

بیشک مال و اولاد دنیا کی کھیتی اور عملِ صالحِ آخرت کی کشتِ زار ہے اور بعض لوگوں کیلئے اللہ ان دونوں چیزوں کو یکجا کر دیتا ہے۔ جتنا اللہ نے ڈرایا ہے اتنا اس سے ڈرتے رہو اور اتنا اس سے خوف کھاؤ کہ تمہیں عذر نہ کرنا پڑے۔ عمل بے ریا کرو اس لئے کہ جو شخص کسی اور کیلئے عمل کرتا ہے، اللہ اس

أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ الْأَمْرَ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ كَقَطْرَاتِ الْمَطَرِ إِلَى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا قَسَمَ لَهَا مِنْ زِيَادَةٍ أَوْ نُقْصَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ لِأَخِيهِ غَفِيرَةً فِي أَهْلِ أَوْ مَالٍ أَوْ نَفْسٍ فَلَا تَكُونَنَّ لَهُ فِتْنَةً، فَإِنَّ الْمَرْءَ الْمُسْلِمَ مَا لَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً تَظْهَرُ فَيُخْشَعُ لَهَا إِذَا ذُكِرَتْ، وَ تُغْرَى بِهَا لِئَامُ النَّاسِ، كَانَ كَالْفَالِجِ الْيَاسِرِ الَّذِي يَنْتَظِرُ أَوَّلَ فَوْزَةٍ مِّنْ قِدَاحِهِ تُوجِبُ لَهُ الْمَغْنَمَ، وَيُرْفَعُ بِهَا عَنْهُ الْمَغْرَمُ.

وَ كَذَلِكَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيءُ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ اللَّهِ ﴿أَحَدَى الْحُسْنَيْنِ﴾: إِمَّا دَاعَى اللَّهُ فَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لَهُ، وَ إِمَّا رِزْقَ اللَّهِ فَإِذَا هُوَ دُوْ أَهْلٍ وَ مَالٍ، وَ مَعَهُ دِينُهُ وَ حَسْبُهُ.

إِنَّ الْمَالَ وَ الْبَنِينَ حَزْطُ الدُّنْيَا، وَ الْعَمَلَ الصَّالِحَ حَزْطُ الْآخِرَةِ، وَ قَدْ يَجْمَعُهُمَا اللَّهُ لِأَقْوَامٍ، فَأَحْذَرُوا مِنَ اللَّهِ مَا حَذَّرَكُمْ مِنْ نَفْسِهِ، وَ أَحْشَوْهُ خَشِيَةً لَيْسَتْ بِتَعْذِيرٍ وَ أَعْمَلُوا فِي غَيْرِ رِيَاءٍ وَ لَا سُبْعَةٍ، فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلْ

کو اسی کے حوالہ کر دیتا ہے۔ ہم اللہ سے شہیدوں کی منزلت، نیکوں کی ہمدی اور انبیاء کی رفاقت کا سوال کرتے ہیں۔

اے لوگو! کوئی شخص بھی اگرچہ وہ مالدار ہو اپنے قبیلہ والوں اور اس امر سے کہ وہ اپنے ہاتھوں اور زبانوں سے اس کی حمایت کریں بے نیاز نہیں ہو سکتا اور وہی لوگ سب سے زیادہ اس کے پشت پناہ اور اس کی پریشانیوں کو دور کرنے والے اور مصیبت پڑنے کی صورت میں اس پر شفیق و مہربان ہوتے ہیں۔ اللہ جس شخص کا سچا ذکر خیر لوگوں میں برقرار رکھتا ہے تو یہ اس مال سے کہیں بہتر ہے جس کا وہ دوسروں کو وارث بنا جاتا ہے۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

دیکھو تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے قریبیوں کو نفروفاقتہ میں پائے تو ان کی احتیاج کو اس امداد سے دور کرنے میں پہلو تہی نہ کرے جس کے روکنے سے یہ کچھ بڑھ نہ جائے گا اور صرف کرنے سے اس میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ جو شخص اپنے قبیلے کی اعانت سے ہاتھ روک لیتا ہے تو اس کا تو ایک ہاتھ رکتا ہے لیکن وقت پڑنے پر بہت سے ہاتھ اس کی مدد سے رُک جاتے ہیں۔ جو شخص نرم خو ہو وہ اپنی قوم کی محبت ہمیشہ باقی رکھ سکتا ہے

شریف رضی فرماتے ہیں کہ: یہاں پر «الْغَفِيرَةُ» کے معنی کثرت و زیادتی کے ہیں اور یہ عربوں کے قول: «الْجَمَاءُ الْغَفِيرُ، وَالْجَمَاءُ الْغَفِيرُ: (اژدہام) سے ماخوذ ہے اور بعض روایتوں میں «غفيرة» کے بجائے عَفْوَةٌ ہے اور عَفْوَةٌ کسی شے کے عمدہ اور منتخب حصہ کو کہتے ہیں۔ یوں کہا جاتا ہے: «أَكَلْتُ عَفْوَةَ الطَّعَامِ» یعنی میں نے منتخب اور عمدہ کھانا کھایا۔ «وَمَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنِ عَشِيرَتِهِ» (تا آخر کلام) کے متعلق

لِعَبِيرِ اللَّهِ يَكْفُهُ اللَّهُ إِلَى مَنْ عَمِلَ لَهُ. نَسَعَلُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَ مَعَايِشَةَ السُّعَدَاءِ، وَ مَرَاقِقَةَ الْأَنْبِيَاءِ.

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَسْتَغْنِي الرَّجُلُ وَ إِنْ كَانَ ذَا مَالٍ عَنِ عَشِيرَتِهِ، وَ دِفَاعِهِمْ عَنْهُ بِأَيْدِيهِمْ وَ أَلْسِنَتِهِمْ، وَ هُمْ أَعْظَمُ النَّاسِ حَبِطَةً مِّنْ وَرَائِهِ وَ أَلْهَمُ لَشَعَثِهِ، وَ أَعْظَفُهُمْ عَلَيْهِ عِنْدَ نَازِلَةٍ إِذَا نَزَلَتْ بِهِ. وَ لِسَانُ الصِّدْقِ يَجْعَلُهُ اللَّهُ لِلْمَرْءِ فِي النَّاسِ خَيْرًا لَهُ مِنَ الْمَالِ يُورِثُهُ غَيْرُهُ.

[مِنْهَا]

أَلَا لَا يَعْدِلَنَّ أَحَدُكُمْ عَنِ الْقَرَابَةِ يَرَى بِهَا الْخَصَاصَةَ أَنْ يَسُدَّهَا بِالذِّئْبِ لَا يَزِيدُهَا إِنْ أَمْسَكَهُ وَ لَا يَنْقُصُهَا إِنْ أَهْلَكَهُ، وَ مَنْ يَقْبِضْ يَدَهُ عَنِ عَشِيرَتِهِ، فَإِنَّمَا تُقْبِضُ مِنْهُ عَنْهُمْ يَدٌ وَاحِدَةٌ، وَ تُقْبِضُ مِنْهُمْ عَنْهُ أَيْدٍ كَثِيرَةٌ، وَ مَنْ تَلَّنَ حَاشِيَتَهُ يَسْتَدِرُّ مِنْ قَوْمِهِ الْمَوَدَّةَ.

أَقُولُ: «الْغَفِيرَةُ» هُنَا الزِّيَادَةُ وَ الْكَثْرَةُ مِنْ قَوْلِهِمْ لِلْجَمْعِ الْكَثِيرِ: الْجَمُّ الْغَفِيرُ، وَ الْجَمَاءُ الْغَفِيرُ، وَ يُرْوَى عَفْوَةٌ هُنَّ أَهْلٌ أَوْ مَالٌ، وَ الْعَفْوَةُ الْحَيَاةُ مِنَ الشَّيْءِ، يُقَالُ: أَكَلْتُ عَفْوَةَ الطَّعَامِ أَيْ: خِيَارَهُ.

وَ مَا أَحْسَنَ الْمَعْنَى الَّذِي أَرَادَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فرماتے ہیں کہ اس جملہ کے معنی کتنے حسین و دلکش ہیں۔ حضرت کی مراد یہ ہے کہ جو شخص اپنے قبیلہ سے حُسنِ سلوک نہیں کرتا تو اس نے ایک ہی ہاتھ کی منفعت کو روکا، لیکن جب ان کی امداد کی ضرورت پڑے گی اور ان کی ہمدردی و اعانت کیلئے لاپار و مضطر ہوگا تو وہ ان کے بہت سے بڑھنے والے ہاتھوں اور اٹھنے والے قدموں کی ہمدردیوں اور چارہ سازیوں سے محروم ہوجائے گا۔

--☆☆--

### خطبہ (۲۴)

مجھے اپنی زندگی کی قسم! میں حق کے خلاف چلنے والوں اور گمراہی میں بھٹکنے والوں سے جنگ میں کسی قسم کی رورعایت اور سستی نہیں کروں گا۔ اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو اور اس کے غضب سے بھاگ کر اس کے دامنِ رحمت میں پناہ لو، اللہ کی دکھائی ہوئی راہ پر چلو اور اس کے عائد کردہ احکام کو بجالاؤ (اگر ایسا ہو تو) علی تمہاری نجات اُخروی کا ضامن ہے، اگرچہ دنیوی کامرانی تمہیں حاصل نہ ہو۔

--☆☆--

### خطبہ (۲۵)

جب امیر المؤمنین علیؑ کو پے درپے یہ اطلاعات ملیں کہ معاویہ کے اصحاب (آپ کے مقبوضہ) شہروں پر تسلط جمارہے ہیں اور یمن کے عامل عبید اللہ ابن عباس اور سپہ سالار لشکر سعید ابن نمران، بسر ابن ابی ارقط سے مغلوب ہو کر حضرت کے پاس پلٹ آئے تو آپ اپنے اصحاب کی جہاد میں سستی اور رائے کی خلاف ورزی سے بد دل ہو کر منبر کی طرف بڑھے اور فرمایا: ط

یہ عالم ہے اس کوفہ کا جس کا بندوبست میرے ہاتھ میں ہے۔

بِقَوْلِهِ: «وَمَنْ يَّقْبِضْ يَدَهُ عَنِ عَشِيرَتِهِ» إِلَى تَمَامِ الْكَلَامِ، فَإِنَّ الْمُمْسِكَ خَيْرُهُ عَنِ عَشِيرَتِهِ إِنَّمَا يُمْسِكُ نَفْعَ يَدٍ وَوَاحِدَةٍ فَإِذَا احتَاجَ إِلَى نُصْرَتِهِمْ وَاصْطَرَّ إِلَى مُرَافَقَتِهِمْ فَعَدُوا عَنْ نُصْرِهِ، وَتَنَاقَلُوا عَنْ صَوْتِهِ، فَمَنْعَ تَرَافُدِ الْأَيْدِي الْكَثِيرَةِ وَتَنَاهَضَ الْأَقْدَامِ الْجَمَّةِ.

-----☆☆-----

### (۲۴) وَمِنْ خُطْبَتِهِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَلَعَبْرِي مَا عَلَيَّ مِنْ قِتَالٍ مَنْ خَافَ الْحَقَّ، وَخَابَطَ الْغَيَّ مِنْ إِدْهَانٍ وَلَا إِيْهَانٍ، فَاتَّقُوا اللَّهَ عِبَادَ اللَّهِ، وَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ مِنَ اللَّهِ وَامْضُوا فِي الدِّمِيِّ نَهَجَهُ لَكُمْ، وَ قَوْمُوا بِمَا عَصَبَهُ بِكُمْ، فَعَلِيٌّ ضَامِنٌ لِفَلْجِكُمْ أَجَلًا، إِنْ لَمْ تُنْجَحُوهُ عَاجِلًا.

-----☆☆-----

### (۲۵) وَمِنْ خُطْبَتِهِ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَ قَدْ تَوَاتَرَتْ عَلَيْهِ الْأَخْبَارُ بِاسْتِيْلَاءِ أَصْحَابِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْبِلَادِ وَ قَدِمَ عَلَيْهِ عَامِلَاهُ عَلَى الْيَمَنِ وَهُمَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ سَعِيدُ بْنُ نُمْرَانَ لَمَّا غَلَبَ عَلَيْهِمَا بُسْرُ بْنُ أَبِي أَرْطَاةَ، فَقَامَ عَلَيْهِمَا عَلَى الْمُنْبَرِ صَاحِرًا يَتَنَاقَلُ أَصْحَابِهِ عَنِ الْجِهَادِ وَ مُخَالَفَتِهِمْ لَهُ فِي الرَّأْيِ، فَقَالَ:

مَا هِيَ إِلَّا الْكُوفَةُ، أَقْبِضُهَا وَابْسُطُهَا إِنْ